نمبر ۸۲ مورخہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء یوم جمعہ مطابق ۱۸ ذیقعد سنہ ۱۳۴۸ھ جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ حضور روزانہ درس قرآن کریم دیتے ہیں۔

۱۳۔ اپریل خان بہادر جناب مرزا سلطان احمد صاحب نے مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے کی دعوت ولیمہ وسیع پیمانہ پر دی۔ جس میں کئی سو اصحاب کو مدعو کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔

۱۴۔ اپریل مولوی علی محمد صاحب مولوی فاضل کا رخصتانہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ چند اور اصحاب کے شیخ عبدالرحیم صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ شیخ صاحب نے مٹھائی وغیرہ سے تواضع کی۔

۱۵۔ اپریل سے ۵ بجے صبح جانیوالی گاڑی ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر قادیان سے جانے لگی ہے۔

ہمارا کوئی فعل سلسلہ یا ہمارے لئے باعث بدنامی نہ ہو

منافقین کی مذبوحی حرکات

۹ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء قبل از درس قرآن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل مختصر سی تقریر فرمائی

میں نے پچھلے جمعہ اپنی جماعت کے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ مومن کو باغیرت ہونا چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی میں نے یہ بھی کہا تھا۔ جسے پھر دہراتا ہوں۔ کہ کوئی ایسا فعل نہیں کرنا چاہیئے۔ جس کی وجہ سے کسی موقعہ پر شرمندگی اٹھانی پڑے۔ بعض اوقات ایک عالت میں کوئی کام کیا جائے۔ تو گو بعض جہات سے وہ جائز بھی ہو مگر بعض دوسری جہات سے سلسلہ اور ہمارے لئے بدنامی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس بات کی احتیاط ہونی چاہیئے۔ کہ ہمارا کوئی فعل سلسلہ یا ہمارے لئے بدنامی کا موجب نہ ہو۔ ایسا کوئی فعل جو کہ قبل از وقت سوچا ہوا ہو۔ وہ انسان کو زیر الزام لا سکتا ہے۔ انسانی غیرت کے تقاضا سے اور ایک وقتی حالت میں اگر کوئی فعل کیا جائے۔ تو وہ معذوری کے قابل ہو سکتا ہے۔ لیکن بے احتیاطی اور منصوبہ بازی انسان کو ملزم کر دیتی ہے۔

احمدیوں کے خلاف ظفر علی کی فتنہ انگیزیاں

لائل پور میں احمدیوں پر ظالمانہ حملہ

شیخ ضیاء الدین صاحب پلیڈر سکرٹری جماعت احمدیہ لائل پور کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:-

۱۲۔ اپریل کی شب لوگوں کو دعوت عام دی گئی کہ لوگ جامع مسجد میں ظفر علی خاں کی تقریر سننے کے لئے آئیں۔ ظفر علی نے اپنی تقریر میں دانستہ طور پر احمدیوں کے مذہبی جذبات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بے بنیاد اتہام لگا کر سخت مجروح کیا۔ احمدیوں نے پروٹسٹ کیا۔ اور حوالہ مانگا۔ اور اُسے توجہ دلائی۔ کہ وُہ کانگریسی ہے۔ اور کانگریس ہندو مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کی مدعی ہے اس حیثیت سے بھی اُسے مسلمانوں کے دو فرقوں میں افتراق انگیزی سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اس نے حوالہ دینے سے تو انکار کر دیا۔ اور لوگوں کو جوش دلایا۔ کہ احمدیوں پر حملہ کریں۔ اور انہیں مار مار کر باہر نکال دیں۔ چنانچہ لوگوں نے احمدیوں پر حملہ کیا۔ اور مارنا شروع کر دیا۔ تقریر کو دوبارہ شروع کرتے ہوئے اس نے لوگوں سے کہا۔ ہر مقام پر احمدیوں کے مکانات کو جلا دو۔ اور ان پر عرصۂ عافیت تنگ کر دو۔

(الفضل) ہم اپنے ان بھائیوں سے جن پر حملہ کیا گیا۔ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے تفصیلات کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ اور اس قسم کی شرارتیں کرنے والوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ کبھی کوئی ظالم بامراد نہیں ہوا۔ اور نہ اب ہوگا۔ انجام کار فتح مظلوم کو ہی حاصل ہوگی۔

اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جونہی ان مفسد لوگوں کی نسبت یہاں کے بعض منافقین کو معلوم ہوا۔ کہ گورنمنٹ کے مواخذہ کے نیچے آنے والے ہیں۔ تو ان میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور گھبراہٹ میں انہوں نے اپنے آپ کو ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے جو ذریعہ انہوں نے اختیار کیا تھا۔ وہ مٹنے لگا ہے۔ تو انہوں نے اور طریق اختیار کرنے شروع کر دئے۔ اور اس طرح ان کے حالات پہلے سے زیادہ واضح اور نمایاں ہوتے جاتے ہیں۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ اگر بہت قریب عرصہ میں ان کے کام ہی ان کے نام ظاہر کر دیں۔ ان کی حرکات۔ مذبوحی حرکات کی طرح ظاہر ہونے لگی ہیں۔ اور انہوں نے محسوس کر لیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ غیرت اور حمیت میں کسی سے پیچھے نہیں ساتھ ہی انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے محسوس کر لیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی امن پسندی کا حد سے زیادہ تجربہ ہو چکا۔ اور اس نے خود دخل دیا ہے۔ یہ حالات دیکھ کر اس لئے کہ ان کا کام رک نہ جائے۔ انہوں نے اور ذرائع اختیار کر لئے ہیں۔ جو زیادہ نمایاں ہیں۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ اگر وُہ اور بھی نمایاں طور پر سامنے آ جائیں۔ یہاں تک کہ جماعت کے سامنے بالکل صاف صاف آ جائیں۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کا اظہار غم و غصہ

(بذریعہ تار)

کلکتہ ۱۴۔ اپریل۔ جماعت احمدیہ کلکتہ نے ۱۳۔ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء نمبر ۱۵۔ پرنسپ سٹریٹ کلکتہ میں ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے:-

(۱) یہ کہ ممبران انجمن احمدیہ کلکتہ پورے غور و خوض اور کامل تفکر کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ قادیان میں حال میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں۔ خصوصاً قانون شکنوں کا پولیس کی موجودگی میں مذبح کا انہدام۔ اور ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر مباہلہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان نبوت کے دیگر افراد کے متعلق گندہ اور ناپاک پروپیگنڈا۔ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب نہ صرف یہ کہ ایک امن پسند اور وفادار جماعت کے واجب الاطاعت پیشوا کی عزت کے تحفظ کے متعلق اپنے فرائض کی بجا آوری سے قاصر رہی ہے۔ بلکہ ایک کمزور حکمت عملی اور غیر منتقمہ طرز عمل اختیار کرنے کی وجہ سے یہ اشتباہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ایک ایسی جماعت اور اس کے مقدس امام کے خلاف جس نے زمانہ غدر سے لے کر آج تک ہر موقعہ پر حکومت کی بے غرض خدمت اور ہر موقعہ پر اس کی مدد کی ہے اس مذموم اخلاق سوز پروپیگنڈا کرنے والوں کی مدد کر رہی ہے۔

(۲) یہ جلسہ گورنر پنجاب پر اس امر کو پوری طرح واضح کر دینا چاہتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی عدم توجہی سے اگر اپنے مقدس امام اور دیگر افراد خاندان نبوت کی عزت کی حفاظت کے لئے ضرورت پیش آئی تو جماعت احمدیہ اس کی خاطر کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرے گی۔

(۳) اگر گورنمنٹ نے اس کے متعلق فوراً تسلی بخش طور پر انسدادی کارروائی نہ کی۔ اور اگر کوئی نقض امن ہو گیا۔ تو اس کی تمامتر ذمہ واری حکومت پر ہوگی۔

موضع بھامڑی متصل قادیان کے شرفا کا اعلان

مستریوں کے گندے پراپیگنڈے سے اظہار نفرت

ایک وُہ زمانہ تھا۔ اور مرزا صاحب قادیان کے بزرگوں کے دبدبہ اور شوکت کا یہ عالم تھا۔ کہ اگر کہیں وُہ باہر نکلتے۔ تو جہاں جہاں تک نظر پڑتی۔ لوگ ادب و تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ جن لوگوں نے یہ بات دیکھی ہے۔ ان کے لئے یہ نہایت ہی حیران کن بات ہے۔ کہ چند کمینہ آدمیوں نے چند سال سے یہ ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ کہ جناب مرزا محمود احمد صاحب کی ذات پر گندہ سے گندہ الزامات لگائے چلے جا رہے ہیں۔ اور جناب مرزا صاحب موصوف کے صبر اور حوصلہ کی یہ کیفیت ہے کہ انہوں نے کئی سالوں میں متواتر ایسی باتوں کو سُن کر ان شریروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اگر ایسے لوگ کسی اور گاؤں میں ہوتے۔ اور جو رویہ انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اس کا سواں بلکہ ہزارواں حصہ کا بھی ان سے اظہار ہوتا۔ تو گاؤں کے لوگ انہیں سیدھا کر دیتے۔ ہم لوگ گو مرزا صاحب کے مرید نہیں لیکن شریفوں کے قدر دان ہیں۔ اور کسی شریف کی بہو بیٹی کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے۔ خصوصاً ایسے خاندان کی عورتوں کی بے حرمتی دیکھ کر چپ رہنا تو انسانیت کے خلاف ہے۔ جن کے اس علاقہ پر بڑے بڑے احسانات ہیں۔ اور جن کے افراد کی شرافت اور نجابت نہ صرف اپنے علاقہ کے لئے بلکہ دنیا بھر کے لئے ایک نمونہ ہے۔ پس ہم ایسے لوگوں سے بیزار ہیں۔ اور بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔

محمد بخش سفید پوش بھامڑی۔ حسن محمد حصہ دار بھامڑی۔ چوہدری امام دین حصہ دار بھامڑی۔ موتی رام دوکاندار بھامڑی۔ دسیاں چند شاہ۔ گوہر دین حصہ دار۔ حسن محمد حصہ دار۔ جان محمد کاریگر چوہدری لال سنگھ بھامڑی۔ شیر محمد دوکاندار۔ گوردا س مل بھامڑی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

بعض اخبارات کا افسوسناک رویہ

ایک عرصہ سے بعض بدطینت اور ناپاک سیرت لوگوں نے جماعت احمدیہ کی عزت و ناموس پر سوفیانہ اور اخلاق سوز حملے کرکے اس کی شہرت کو نقصان پہنچانے اور اس طرح اپنے دل کی جلن دور کرنے کی ناکام کوشش شروع کر رکھی ہے۔ ہم چونکہ ایسی باتوں کے جن کی اشاعت کا اثر ملکی اخلاق پر پڑنا لابدی ہو۔ اس حد تک مخالف ہیں۔ کہ کبھی مبالغہ آمیز اشتہارات بھی آجتک الفضل میں درج نہیں کئے۔ اس لئے اس سلسلہ کو روکنے کے لئے کلوخ انداز را پاداش سنگ است کے مقولہ پر عمل پیرا نہ ہو سکے۔ اور نہ ہی اس کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت سمجھی گئی۔ کیونکہ دنیا میں ابھی شرفاء اور نیک فطرت لوگوں کی کمی نہیں۔ جو اس امر سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ کہ بعض کمینہ فطرت لوگ کسی بڑے آدمی کا اور کسی ذریعہ سے مقابلہ کرسکنے کی نااہلیت کے احساس پر ایسے شرمناک ذرائع اختیار کر لیا کرتے ہیں ؛

یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ قریباً دو سال تک ہوتا رہا۔ اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ وُہ گند اچھالا گیا۔ اور اس درجہ بے حیائی کا مظاہرہ کیا گیا۔ اور انسانیت کے معزز نام کو اس طرح ذلیل و رسوا کیا گیا۔ کہ شرافت اور شرم وحیا نے سر پیٹ لیا۔ لیکن اس تمام فتنہ انگیزی کے باوجود پنجاب بلکہ ہندوستان کا اسلامی پریس پنبہ درگوش رہا۔ وُہ اخبارات جو معلم الاخلاق ہونے کے مدعی ہیں۔ اس تمام شرارت اور کمینگی کو دیکھ کر خاموش رہے۔ اور انسانیت اور شرافت کے نام پر اس کے خلاف کوئی آواز مطلقاً نہ اٹھائی بلکہ بعض ننگ صحافت اخباروں نے ان مفسدوں کی پیٹھ ٹھونکی۔ اور ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے ان کو امداد بہم پہنچائی — جرأت پکڑ کر ان لوگوں نے انسانیت کو بالکل خیرباد کہدیا۔ جس سے دس لاکھ نفوس اور بے ضرر نفوس کے سینوں میں ناسور ڈالدیئے اور ان کے جگر چھلنی کردیئے۔ حتیٰ کہ "مباہلہ" کا جنوری اور فروری کا پرچہ شائع کیا گیا یہ خباثت اور اشتعال انگیزی کا ایسا ہولناک مظاہرہ تھا۔ کہ ہم اس موقعہ پر جو کچھ بھی کر گذرتے۔ اسے کوئی باعزت انسان ناروا نہ کہہ سکتا تھا۔ کیونکہ یہ ایک ایسی دلآزاری اور کمینگی تھی۔ جس کے باعث دنیا میں قتل و خونریزی اور انتہائی تشدد کی کارروائیاں آئے دن ہوتی رہتی ہیں۔ اور وُہ لوگ بھی جن کے مزاج کی سردی اور طبیعت کی نرمی ضرب المثل ہوتی ہے۔ ایسے مواقع پر سخت سے سخت کارروائیاں کر گزرتے ہیں۔ حتیٰ کہ گاندھی جی نے بھی جو اصول عدم تشدد کے بانی اور اس پر کامل اعتماد رکھتے ہیں برملا یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ قوانین نمک کی خلاف ورزی کرنے والی عورتوں کے "اگر جسم کو کسی نے ہاتھ لگایا۔ تو تمام ہندوستان میں آگ لگ جائے گی۔ بشرطیکہ ہندوستانی نامرد نہ ہوگئے ہوں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ ہندوستان ایک دیوی کی توہین بھی برداشت نہیں کرے گا۔" (ملاپ۔ اپریل) لیکن ہم نے اس انتہائی اشتعال انگیزی پر بھی صبر و تحمل سے کام لیا ؛

بات اس حد تک پہونچ جانے کے باوجود مسلمان اخبارات خاموش رہے۔ انہوں نے ان لوگوں کی شرمناک کارروائیوں کے خلاف کچھ نہ کہا۔ حتےٰ کہ ہمارے اس صبر و تحمل اور بردباری کی داد دینے اور ہماری مظلومیت کو دیکھنے کی بجائے بعض اخبارات نے جماعت احمدیہ کے مظالم اور ستم رانیوں کے جھوٹے اور من گھڑت افسانے شائع کرکے اخبار نویسی کی شان کو بٹہ لگانے کا قبیح فعل شروع کر رکھا ہے۔ اور لاہور کے ایک نوزائیدہ اخبار "انصاف" (۹۔ اپریل) نے تو ایسی غیر ذمہ وارانہ روش اختیار کی ہے۔ جو بہت ہی قابل مذمت اور لائق نفرین ہے۔ اس اخبار نے اس فتنہ کے متعلق ایک ایڈیٹوریل نوٹ تحریر کیا ہے۔ لیکن اس مختصر سے نوٹ میں نصف درجن سے زیادہ کذب بیانیاں کی ہیں۔ اسی سلسلہ میں یہ لکھا ہے۔ کہ احمدی اب تشدد پر اتر آئے ہیں۔ حالانکہ احمدیوں کے تشدد کی تمام داستانیں سر تا پا غلط ہیں۔ اور "ناشر و طابع مباہلہ پر قادیانیوں کے قاتلانہ حملہ" کی اس سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں۔ کہ اس فتنہ انگیز نے عین اس وقت جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے مسجد کی کھڑکی کے پاس آکر شرارت کرنی چاہی۔ اور باوجود انتباہ کے وہاں سے نہ ہلا۔ جس پر ایک احمدی نے اسے پکڑنے کی کوشش کی۔ جو آپس میں جھگڑنے لگے۔ اس پر کچھ اور لوگ جمع ہو گئے۔ اور ایک احمدی کو بھی ضرب لگی۔ اسی طرح یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ وُہ "بستر پر بھی ہلنے جلنے کے قابل نہیں" وہ اچھا بھلا ہے۔ اور چلتا پھرتا ہے۔ حتےٰ کہ ڈاکٹر نے بھی اسے ضرب خفیف ہی قرار دیا ہے۔ یہ بھی سراسر غلط ہے۔ کہ "خلیفۃ المسیح کے ایک پرائیویٹ سیکرٹری" کی پولیس نے ضمانت لی ہے۔ آتشزدگی کے واقعات بھی ان لوگوں کی اپنی ہی کارستانی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ صرف ایک کوٹھڑی کی چند ایک کڑیاں جھلسی ہیں۔ اور ان کا تمام سامان اور کاغذات وغیرہ ۹۔ اپریل کو پولیس کی تلاشی کے دوران میں ان کے مکان سے محفوظ طور پر رکھے ہوئے برآمد ہوئے ہیں ؛

ان لوگوں نے بار بار اخبارات میں لکھا ہے۔ کہ ان کا مکان پولیس کی حراست میں تھا۔ اور یہ بات مانی نہیں جا سکتی کہ پولیس کی نگرانی میں کوئی غیر شخص جا کر آگ لگا دے "انصاف" نے ناصحانہ انداز میں لکھا ہے۔ کہ اگر یہ الزامات غلط تھے "تو ان کا علاج قانونی چارہ جوئی سے ہو سکتا ہے"۔ مگر "انصاف" کو غور کرنا چاہیئے۔ کیا ایک معزز اور شریف انسان جس کی مستورات کے ننگ و ناموس پر نازیبا حملے کئے جائیں۔ وُہ موجودہ عدالتوں میں جا کر اس کی تلافی کرا سکتا ہے۔ ہم "انصاف" "ملاپ" اور "زمیندار" وغیرہ اخبارات سے جو اس قسم کی باتیں لکھ رہے ہیں۔ پوچھنا چاہتے ہیں۔ ان کے گھروں میں بھی ان کی مائیں بہنیں اور بہو بیٹیاں ہیں۔ وُہ سینہ پر ہاتھ رکھ کر بتائیں۔ اگر ان کے ننگ و ناموس پر کوئی حملہ کرے۔ تو ان کے دل کی کیا کیفیت ہوگی۔ اور کیا ایسی صورت میں اگر کوئی ان سے تعلق رکھنے والا شخص ایسے بد ذات اور کمینہ کو ایک آدھ چپت رسید کر دے۔ یا ایک دو جوتے لگا دے۔ تو کیا وُہ اسے مظلوم اور اپنے آپ کو ظالم قرار دینے کے لئے تیار ہونگے۔ اگر نہیں۔ تو ہمارے متعلق بھی انہیں دیانتدارانہ اور شریفانہ طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ ہم ظالم نہیں۔ بلکہ حد درجہ مظلوم ہیں۔ اور ایک عرصہ سے چند اوباشوں اور ان کے حامیوں کے مظالم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ "زمیندار" تو انسانیت کی حدود سے باہر ہو چکا ہے۔ اور لفنگاپن اس کی طبیعت کا جزو بن چکا ہے اسی پر اس کی زندگی کا دار و مدار ہے۔ اس لئے اس سے نہ تو ہمیں شرافت کی امید ہے۔ اور نہ ہی کوئی گلہ یا شکایت۔ ہاں ان دیگر اخبارات سے جو اس معاملہ میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ صحافت کی نازک ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ اور بغیر تحقیق و تفتیش غلط بیان شائع کرکے اپنے اخبار کے وقار کو صدمہ نہ پہنچائیں

اسلام اور شمشیر

آج کل جبکہ سمجھدار اور اہل علم غیر مسلم بھی اس بے بنیاد اور سراسر غلط الزام کی تردید کرنا انسانی فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا۔ اسلام کے ایسے نادان دوست بھی پائے جاتے ہیں۔ جو اس اتہام کا برملا اعلان کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ چنانچہ "رفیق محترم ظفر علی خان" نے ۳ اپریل سو ہدرہ میں "علم و عرفان کی بارش" برساتے ہوئے کہا۔

"رسول پاک نے قیصرو کسریٰ کو الٹی میٹم دیا۔ کہ تم ہمارے دعاوی قبول کرو۔ ورنہ شمشیر تمہارا فیصلہ کر دیگی"

(زمیندار ۸ اپریل)

تعجب ہے۔ مولوی ظفر علی صاحب کو اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ "قیصرو کسریٰ کو الٹی میٹم" رسول پاک کے زمانہ میں نہیں۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دیئے گئے تھے۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی جنگ اپنے "دعاوی قبول" کرانے کے لئے نہیں کی۔ بلکہ آپ کی تمام جنگیں دفاعی تھیں۔

شدھی کے پریمی

جو لوگ اسلام جیسے دین الفطرۃ کو چھوڑ کر ہندو دھرم اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کی ایمانی۔ اخلاقی۔ اور روحانی حالت کیا ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے آپ آریہ اخبار پرکاش (۱۳ اپریل) دیکھئے۔ اس میں "ایک شدھی پریمی" کا جو بقول خود مسلمان ہے۔ ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ "فروری میں خرد ھانند میموریل کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی تحریک کی گئی۔ لیکن ایک ماہ میں صرف ۲۹ روپے جمع ہوئے" اور پھر حسب ذیل الفاظ میں آریہ سماج کو الٹی میٹم دیتا ہے۔

"آپ لوگ اس رقم کو دو ماہ کے اندر پورا کر دیں۔ جس وقت میں شدھی سماچار میں یہ دیکھ لونگا۔ اسی دن اس پوتر کام میں مبلغ دو ہزار روپیہ دان دیکر معہ اپنے کل گاؤں کے شدھ ہو کر آریہ برادری کی خدمت کرونگا۔ اگر یہ رقم دو ماہ کے اندر پوری نہ ہوئی۔ تو میں اپنی لڑکیوں کی شادی جو میں نے روک رکھی ہے۔ کر دونگا۔ اور جس کی وجہ سے مجھے پھر کچھ زنجیروں میں جکڑ جانا پڑیگا"

ناظرین اس شدھی کے پریمی کی ہندو دھرم سے عقیدت کی فراوانی اور دماغی کیفیات کا اندازہ کریں۔ اگر دو ماہ میں پچاس ہزار روپیہ جمع ہو جائے۔ تو آپ شدھ ہو جائینگے وگرنہ نہیں۔ بھلا جو شخص صدق دل سے یہ تسلیم کر لے۔ کہ فلاں راستہ پر چلے بغیر خدا نہیں مل سکتا۔ اسے اس قسم کے شرائط لگانے سے کیا مطلب۔ اسے تو خواہ کس قدر مصائب کا مقابلہ کرنا پڑے۔ صداقت کے قبول کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

مذہب کو ایک کھیل اور تماشا قرار دینے والے ایسے لوگ ہر جگہ مل سکتے ہیں۔ اور بڑی کثرت کے ساتھ مل سکتے ہیں۔ ان پر تعجب نہیں۔ بلکہ تعجب آریہ سماج پر ہے۔ جو دعویٰ تو یہ کرتی ہے کہ دنیا کی نجات صرف ان عقائد کو تسلیم کرنے میں ہے۔ جو آریہ سماج پیش کرتی ہے۔ لیکن وہ ایسے ایسے لوگوں کو شدھی کے پریمی کی حیثیت سے پیش کرتی ہے۔ جنہیں اس سے کچھ بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جس "شدھی" کے پریمی ایسے لوگ ہوں۔ اس کی اصل حقیقت کیا ہے۔

بداخلاقی اور بدتہذیبی کے خلاف آواز

اخبارات کا کام جہاں اہم سیاسی اور مذہبی امور میں لوگوں کی صحیح راہ نمائی کرنا اور انکے لئے ضروری معلومات بہم پہنچانا ہے وہاں لوگوں کے اخلاق و عادات کی اصلاح اور تربیت بھی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ بعض اخبارات نے عوام کے سفلی اور بہیمانہ جذبات کی سیری کے لئے سامان مہیا کرنا اپنا سب سے بڑا کارنامہ سمجھ رکھا ہے۔ اور اس طرح وہ عوام کے اخلاق بگاڑنے کے مجرم بن رہے ہیں۔ اور بدقسمتی سے حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ جو اخبار سب سے زیادہ شرمناک اور تہذیب و شرافت سے عاری مواد اپنے صفحات میں بکھیرے۔ وہ سب سے زیادہ مقبول سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ ایسے اخبارات ملک کے اخلاق اور عادات کے لئے زہر قاتل سے بڑھکر ہیں۔ اور اگر اسی طرح انکو موقع ملتا رہا۔ اور انکی ناپاک کوششوں کو نہ روکا گیا۔ تو اس کا انجام نہایت افسوسناک ہوگا۔ اور اہل ہند جنہیں پہلے ہی تہذیب اور شرافت سے ناواقف قرار دیا جاتا ہے۔ اخلاقی دنیا میں نہایت ذلیل سمجھے جائیں گے۔ ملک اور قوم کے متعلق اپنے حقیقی فرائض سمجھنے والے اخبارات کا خواہ وہ ہندوؤں کے ہوں یا مسلمانوں کے۔ فرض ہے۔ کہ بڑے زور کے ساتھ ایسے ننگ صحافت اخبارات کے خلاف آواز اٹھائیں۔ جو اپنی ذاتی عداوت اور پست فطرتی کی وجہ سے ملک میں بداخلاقی اور بدمذاقی کو رواج دے رہے ہیں۔ اور عام لوگوں کو اس نقصان سے آگاہ کر کے اس سے محفوظ رہنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ جو ایسے اخبارات پہنچا رہے ہیں۔

حال ہی میں سکھ معاصر شیر پنجاب (۱۶ اپریل) نے اسی قسم کے ایک اخبار کا اپنے کالموں میں ذکر کرتے ہوئے اس کے متعلق نہایت زوردار الفاظ میں نفرت کا اظہار کیا ہے اگر ہر ایسی آواز کو ہندو۔ مسلمان۔ سکھ اخبارات بلالحاظ مذہب و ملت پرزور بنانے کی کوشش کریں۔ اور اس کی تائید میں آواز اٹھائیں۔ تو بہت جلد موثر ہو سکتی ہے۔

"آریہ گزٹ" کو مشورہ

"آریہ گزٹ" (۱۲ اپریل) میں یہ "نامور مہاشہ کون ہے" کے عنوان سے ایک نہایت خلاف تہذیب اور شرمناک بحث کا آغاز کیا گیا ہے۔ اور "مہاشہ راجپال کی ماتا" کی چیٹھی کا اقتباس درج کرتے ہوئے ایک مشہور آریہ سماجی مہاشہ کے متعلق اس قسم کے اشارات کئے گئے ہیں۔ جن سے ایک طرف تو ان مہاشہ صاحب کی شخصیت کا علم بآسانی ہو سکتا ہے۔ اور دوسری طرف نہایت ناگفتہ بہ الزامات ان پر لگائے گئے ہیں۔ اگر اس جھگڑے کو ابھی سے روک نہ دیا گیا۔ تو نہ معلوم فریقین ایک دوسرے کے متعلق کس قدر گند اچھالیں۔ اور عام لوگوں کے اخلاق تباہ کرنے کے لئے کتنا زہر پھیلائیں۔ اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے ہم "آریہ گزٹ" کو مشورہ دینگے۔ کہ وہ اس بحث کو اپنے صفحات میں نہ چلائے۔ اگر حقیقت میں وہ مہاشہ راجپال کی ماتا کی سہائتا کرنا چاہتا ہے۔ تو اس جھگڑے کا گھر میں فیصلہ کرنے کی کوشش کرے کئی سال ہوئے۔ جب مہاشہ کرشن ایڈیٹر پرکاش کے خلاف اخبار "آریہ پتر کا" میں نہایت ناگوار بحث شروع کی گئی تھی۔ اور ان کی عزت و آبرو پر سخت شرمناک حملے کئے گئے تھے۔ تو ہم نے اس وقت بھی اس طریق عمل کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اور اس کا بہت اچھا اثر ہوا تھا۔ اب بھی ہم یہی مشورہ دینگے کہ بات کو شرمناک طریق سے بڑھایا نہ جائے۔ اور ایک دوسرے کی تذلیل کے لئے الزامات کی اخبارات میں تشہیر نہ کی جائے۔ کیونکہ یہ نہ صرف شرافت اور تہذیب کے خلاف ہے۔ بلکہ اخبارات پڑھنے والوں کے اخلاق کے لئے بھی سخت مضر ہے۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کو اس طرف خصوصیت سے متوجہ ہونا چاہیئے۔ ایک ذمہ دار سوسائٹی کے آرگن کی یہ شان نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ اختلاف خیالات کی وجہ سے کسی ایسی شخصیت کو جو اپنے حلقہ میں معزز سمجھی جاتی ہے۔ اس درجہ حیا سوز اتہامات کا نشانہ بنانے پر اتر آئے۔ اس سے اس شخص کو نقصان پہنچے یا نہ پہنچے۔ ایسا طریق عمل اختیار کرنیوالے کو شرفا کبھی قابل معافی نہیں سمجھتے۔ اور ملک کے اخلاق پر جو برا اثر پڑتا ہے۔ اسکی ذمہ داری علیحدہ ہی۔ پرتی ندہی سبھا ایک باوقعت پارٹی ہے۔ اسکی طرف سے شائع ہونیوالے اخبار کی بے جا حرکت کی وہی ذمہ وار سمجھی جائیگی۔

۴۵

بیاہ شادی کی رسوم کی اصلاح

جناب میر محمد اسحٰق صاحب نے اس مجمع میں جوان کی صاحبزادی سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کے رخصتانہ کے موقعہ پران کے مکان پر جمع ہوا۔ یہ مضمون پیش کیا۔

ایڈیٹر

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ رسم و عادت کے جو بندھن تھے۔ وہ توڑ دیئے۔ اور اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کی برکت سے آپ کی امت کو تکلفات سے بچا لیا۔ اور مسلمانوں کے ہر کام شادی بیاہ ختنہ کو ایسا آسان بنا دیا۔ کہ نہ قرض لینے کی ضرورت ہے۔ نہ کسی کا احسان اٹھانے کی مگر افسوس کہ مسلمانوں نے ہندوستان میں آکر ہندو ہمسایوں سے ان کی بدرسمیں سیکھکر اپنے گلے میں مصیبتوں کا طوق اور ہاتھوں میں بیڑیاں ڈال لیں فیج اعوج کی ان لعنتوں کو دور کرنے کے لئے تیرہ سو برس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے ساری عمر اپنی جماعت کو صحیح اسلامی طریقوں پر چلانے کی کوشش فرمائی۔ بلکہ بیعت کی دس شرائط میں سے چھٹی شرط یہ قرار دی۔

"اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آئیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

اس لئے آپ کی جماعت کو نہایت توجہ سے رسوم اور بدعات کو دور کرنا چاہئے۔ شادی کے متعلق قرآن و احادیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

شادی کے متعلق قرآن و حدیث کی باتیں

۱۔ لڑکی لڑکے اور لڑکی کے ولی کی رضامندی سے گواہوں کی موجودگی میں اعلان کے ساتھ نکاح کیا جائے۔ کھجوریں یا چھوہارے تقسیم کئے جائیں۔ اور اعلان کے ساتھ مہر مقرر کیا جائے۔

۲۔ رخصتانہ کے وقت لڑکی کے گھر لڑکے والے آئیں۔ اور دعا کے ساتھ لڑکی کو لے جائیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی عورتیں لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لینے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کے گھر گئے تھے۔

۳۔ لڑکی کے ماں باپ حسب توفیق لڑکی کے کام آنے والی چیزیں اسے دے کر رخصت کریں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکی وغیرہ ضروریات کی چیزیں حضرت فاطمہ کو دی تھیں۔

۴۔ رخصتانہ کے اعلان کے لئے لڑکا حسب توفیق دعوت کرے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ولیمہ کیا۔ اور دوسروں کو ولیمہ کا حکم دیا۔

بس یہ چار باتیں اسلام میں نکاح ورخصتانہ کے متعلق ہیں۔ ان کے علاوہ جو رسوم ہندوستان میں جاری ہیں۔ وہ ہماری جماعت کو اختیار نہ کرنا چاہئیں۔

قابل اصلاح رسوم

مثلاً:۔ ۱۔ مہندی کا موجودہ طریق کہ لڑکی والے اپنے واقفوں کو ایک خاص معین دن بلاتے ہیں۔ اور سب عورتیں اُس روز مہندی لگاتی ہیں۔

۲۔ جہیز کو نمائش کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اس کا بہت بُرا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ لوگ اس خیال سے کہ جہیز لوگوں کو دکھایا جائیگا اور سب کی نظروں سے گذریگا۔ اس لئے اگر ہم نے کم دیا۔ تو لوگوں میں بدنامی ہوگی۔ اپنی طاقت سے زیادہ دیتے ہیں۔ اور اس طرح مقروض ہو کر ساری عمر تکلیفوں میں رہتے ہیں۔

رشتہ داروں کے تحائف

قریبی رشتہ دار نقد یا زیور یا کپڑوں کی صورت میں مدد دیتے ہیں۔ اس طرح عمل قائم ہونے سے یہ بُرے نتائج نکلتے ہیں۔

۱۔ جب جہیز نمائش کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور لوگوں کو بتایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چیز فلاں رشتہ دار نے دی ہے۔ اور فلاں زیور فلاں شخص نے۔ تو جس کا زیور ہلکا یا کم قیمت کا سامان ہوگا۔ وہ لوگوں میں شرمندہ ہوگا۔ اور کسی کو شرمندہ کرنا بُری بات ہے ورنہ وہ شرمندگی کو مٹانے کے لئے قرض لے کر زیور بنائیگا اور اس طرح وہ قرضہ کے نیچے دب جائیگا۔

۲۔ ممکن ہے۔ کہ ایک رشتہ دار غریب ہے۔ مگر زیادہ قریبی ہے۔ دوسرا رشتہ دار دور کا ہے۔ اور امیر ہے۔ پس امیر نے اپنی امارت کی وجہ سے زیادہ سامان دیا۔ اور غریب نہ دے سکا۔ تو جہیز دکھاتے وقت وہ شرمندہ ہوگا۔ لوگ اعتراض کرینگے کہ قریبی رشتہ دار ہو کر کچھ نہیں دیا۔ اگر غریب تھا۔ تو غریبانہ ہی دیدیتا۔ اس لئے یا تو وہ شرمندگی برداشت کریگا۔ یا قرض لیکر شرمندگی سے بچیگا۔ اور دونوں صورتیں اخلاقاً بُری ہیں۔

۳۔ اگر اس رسم کو قائم رکھا جائے۔ تو اس سے خالص رشتہ داری کی محبت میں فرق آنے کا ڈر ہے۔ مثلاً ایک قریبی غریب رشتہ دار نے کبھی نہیں دیا۔ یا کم قیمت زیور دیا۔ اور دوسرے دور کے رشتہ دار نے امیر ہونے کی وجہ سے زیادہ قیمتی زیور دیا۔ تو طبعاً لڑکی والے اس کی زیادہ خاطر کرینگے۔ اس طرح رشتہ داری کی الفت کم ہو جائیگی:۔

۴۔ جس شخص کی لڑکی کو اس کے رشتہ دار نے شادی کے موقعہ پر دس روپیہ کی امداد دی۔ وہ شخص اس رشتہ دار کی لڑکی کے بیاہ کے موقعہ پر یا تو دس روپیہ اسے دیگا یا نہیں۔ اگر نہ دے تو اسے خود ملال ہوگا۔ اور لڑکی والے کو رنج ہوگا۔ کہ ہم نے اس کی امداد کی۔ مگر کیسا کمینہ آدمی ہے۔ کہ جب ہمیں ضرورت پڑی تو اس نے امداد نہیں دی۔ اور اگر دیگا۔ تو یا تو پورے دس روپیہ دے گا۔ یا زیادہ۔ اگر پورے دس روپیہ دیگا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ یہ محبت کے کرشمے نہیں۔ بلکہ تجارت اور قرضہ کا کاروبار ہے اور اگر زیادہ دے گا۔ تو آئندہ اس کے ہاں شادی کی صورت میں وہ شخص بھی اسے زیادہ دے گا۔ اور اس طرح بوجھ بڑھتا جائیگا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ غیر احمدیوں اور ہندوؤں میں نیوتہ کی رسم راسخ ہو گئی ہے۔ اور ہر امداد کو تحریر میں لے آیا کرتے ہیں۔ مگر ان میں بھی شروع شروع میں ایسا نہ تھا۔ شروع میں محبت کی خاطر کسی نے دوسرے کی مدد کی۔ پھر اس نے اس کا بدلہ اتارا اس طرح رفتہ رفتہ معین شکل میں یہ رسم بن گئی۔

۵۔ ایک خاندان ہے۔ مثلاً ۲۰ افراد ہیں۔ اور ہر فرد کے ماشاء اللہ پانچ پانچ چھ چھ لڑکے لڑکیاں بیاہنے کے قابل ہیں۔ اس لئے ہر بیاہ کے موقعہ پر اگر زیور کپڑے یا نقد دینے کا رواج ہو جائے۔ تو اس خاندان کے افراد کے لئے یہ بوجھ ناقابل برداشت ہو جائے گا۔ اور جب وہ سنینگے۔ کہ فلاں شخص کی لڑکی کا بیاہ ہے۔ تو بجائے خوشی کے ایک نکران کی دامنگیر ہو جائیگی۔ کبھی شادی میں شمولیت کے لئے اپنے اور اپنے بچوں کے نئے کپڑے سلوانے کا فکر ہوگا۔ کبھی یہ خیال ہوگا۔ کہ کرایہ خرچ کر کے شامل ہونے میں اس قدر روپیہ مہیا ہو۔ تو کام چلے۔ کبھی یہ تردد ہوگا۔ کہ جس لڑکی کا بیاہ ہے سا سے کونسا زیور یا جوڑہ دیا جائے غرض یہ ایسا بوجھ ہے۔ کہ جس کی وجہ سے مسلمانوں کا دیوالہ نکل گیا ہے اس لئے اس رسم کو بند کرنا چاہئے۔ اور ہمیں اس کا نمونہ بننا چاہئے کیونکہ رسوم ہمارے ہاں سے ہی ہٹینگی۔ اور ہمارے مٹانے سے مٹیں گی۔ انشاءاللہ۔

چہارم۔ لڑکی والوں کا دعوت دینا ہے۔ یہ بھی بدعت ہے۔ دعوت تو لڑکے کی طرف سے شرع نے مقرر کی ہے۔ لڑکی والوں کا لوگوں کو جمع کر کے کھانا کھلانا بدعت ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کے رشتہ دار یا بھائی باہر سے آکر اس کے ہاں ٹھیرے ہوں تو ان کی مہمان نوازی کر سکتا ہے۔

جہیز

۵۔ جہیز کی زیادتی ہے۔ یہ بھی بدعت ہے۔ رسول مقبولؐ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جہیز دیا۔ اور زیور بھی دیئے۔ مگر لاتبذر تبذیرا یعنی فضول خرچی نہ چاہئے۔ اس کے مندرجہ ذیل بُرے نتایج نکلتے ہیں۔

۱۔ اگر زیادتی اور تکلفات کو نہ روکا جائے۔ بلکہ جتنا زیادہ جہیز کوئی شخص دے۔ اتنا ہی اس کی تعریف کی جائے۔ اور سوسائٹی میں چرچا کیا جائے۔ تو اس کا یہ نتیجہ نکلیگا۔ کہ لوگ قرض لے کر جہیز دینگے۔ اور پھر قرض کی وجہ سے ان کا اپنا گذارہ نہ چل سکیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لڑکی کا بیاہ کر کے خود ساری عمر تکلیف میں رہینگے۔

۲۔ اگر کسی شخص کی پانچ لڑکیاں ہیں۔ تو ایک لڑکی کو تو قرض لیکر جہیز دیدیا۔ اور دنیا کی واہ واہ سے ایک دو دن خوش ہوگئے۔ مگر جب دوسری جوان ہوگی۔ اور اس کا بیاہ ہوگا۔ اس وقت کیا ہوگا۔ اگر اسے بھی اتنا ہی جہیز دیا۔ تو پھر تباہی میں کوئی شک نہیں۔ اور اگر نہیں دیا۔ تو اس لڑکی کو صدمہ ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ لوگ بھی اس لڑکی کو طعنے دیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لوگو اپنے بچوں میں بھی عدل کرو۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ہم سے بڑے بڑے امیر ساہوکار بنیوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہمیں شادیوں کے اخراجات نے تباہ کر دیا۔ کوئی صورت اس سے بچنے کی بتاویں۔ اور یوں بھی یہ ضرب المثل نہایت مشہور ہے کہ بنئے کی کمائی مکان یا بیاہ نے کھائی۔"

۳۔ جس قدر جہیز زیادہ دیا جاتا ہے۔ وہ زیادہ ضایع جاتا ہے مثلاً ایک امیر آدمی نے اپنی لڑکی کو دس ہزار روپیہ کے کپڑے بنوا دیئے۔ اب چونکہ وہ سب کپڑے ایک وقت پہنے نہیں جاسکتے اس لئے لامحالہ خواہ استعمال نہ کئے جائیں۔ وہ ایک خاص مدت میں جاکر بوسیدہ ہوجائینگے۔ لیکن اگر دس ہزار روپیہ کے کپڑے وقتاً فوقتاً بنائے جائیں۔ تو ہوسکتا ہے۔ کہ ساری عمر میں بھی دس ہزار روپیہ کے کپڑے خرچ نہ ہوں۔ کسی چیز کی زیادتی میں یہ نقص ہے۔ کہ ماں باپ لڑکی کی محبت بلکہ محض رسم اور دنیا کی واہ واہ کی خاطر اتنا سامان جمع کر دیتے ہیں جو لڑکی کی ساری عمر کے لئے کافی ہوتا ہے۔ مگر کثرت کی بے قدری اور فیشن کے بدلتے رہنے اور امتداد زمانہ کے اثر سے جلد ہی ضایع ہو جاتا ہے۔ اور مال کو ضایع کرنا منع ہے۔ اس لئے زیادتی کو بالکل بند کرنا چاہئے۔

دوم طریق جہیز کو بدلدینا چاہئے۔ میری رائے میں اوسط درجہ کے لوگوں کو چاہئے۔ کہ وہ بسترہ چند جوڑے۔ مطالعہ کی کتابیں ایک ٹرنک اور سنگھار کا سامان دیدیا کریں۔ اور بس۔

۵۔ جہیز کی کثرت کا یہ بُرا نتیجہ بھی ہے۔ کہ لڑکے والوں کو بھی اس کا خیال رہتا ہے۔ اور رسم ہوجانے کی وجہ سے اب جہیز کی کثرت ایک معیار شرافت ہوگیا ہے۔ اس لئے اگر غربت کی وجہ سے کوئی لڑکی بہت سا جہیز نہ لائے۔ تو خواہ وہ دیندار اور لایق کیوں نہ ہو۔ سسرال میں اس کی قدر نہیں ہوتی۔ حالانکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف فرمادیا ہے کہ بعض دفعہ لڑکی کو اس کے مال کی خاطر بیاہا جاتا ہے۔ مگر یہ غلطی ہے۔ پس اگر جہیز کی زیادتی کی اہمیت کو کم کیا جائے۔ تو اس سے لڑکیوں کی بے قدری جاتی رہے گی۔

عرض حال

اب ان تمام نقائص اور بدعات کے ذکر کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میری لڑکی نصیرہ بیگم کا نکاح مرزا عزیز احمد صاحب سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ لڑکی کو لڑکے کے تمام خاندان اور ان کو اس کے لئے بابرکت فرمادے۔ اور میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

اس موقعہ پر میری دلی خواہش ہے۔ کہ مذکورہ بالا رسموں میں سے کوئی رسم نہ ہو۔ میں اتنا چاہتا ہوں۔ کہ جس وقت رخصتانہ ہو اس وقت تمام رشتہ دار اور دوست اور محبت رکھنے والے جمع ہوں۔ اور دعا کے ساتھ رخصت کردیں۔ اس سے ایک تو اعلان ہوجائیگا۔ دوسرے دعا ہوجائیگی۔ اور بس۔ میں نہایت محبت سے التماس کرتا ہوں۔ کہ اس موقعہ پر لڑکی کو جوڑے یا زیور یا نقدی نہ دیئے جائیں۔ اور جنہوں نے ایسی مہربانی فرمائی ہے۔ میں بصد محبت اور شکریہ واپس کرتا ہوں۔ اور ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میری مجبوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس واپسی کو برا نہ مانینگے۔ اور بڑی خوشی اور محبت اور اخلاص سے رخصتانہ کی تقریب میں شریک ہوکر درد دل سے دعا فرمائینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل اور رحم سے فریقین کے لئے صدہا برکات کا موجب بنائے۔

آمین

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

جناب میر صاحب کا مضمون پڑھے جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

میر صاحب نے اپنے مضمون میں جہاں بعض باتیں ایسی بیان کی ہیں۔ جو خلاف احکام اسلام ہونیکی وجہ سے اس قابل ہیں کہ انہیں ترک کر دیا جائے۔ وہاں اس میں بعض باتیں ایسی بھی ہیں جن سے خطرہ ہے۔ کہ وہ کوئی

نئی بدعات

پیدا کرنے کا موجب نہ ہوجائیں۔ مثلاً نکاح کے متعلق انہوں نے چار باتیں بیان کی ہیں۔ ان میں سے دو تو اسلام کا حصہ ہیں۔ ایک یہ کہ لڑکی کی اجازت کے ساتھ نکاح کیا جائے۔ اور دوسرے اعلان نکاح۔ لیکن دوسری دو جو انہوں نے بیان کی ہیں۔ اسلام کا حصہ نہیں۔ پہلی یہ کہ لڑکے والے لڑکی کے مکان پر جاکر لڑکی کو لائیں۔ کیونکہ یہ بات دونوں طرح ثابت ہے۔ لڑکے والے بھی جاکر لڑکی کو لے آتے ہیں۔ اور ایسا بھی ثابت ہے۔ کہ خود لڑکی والے لڑکے کے گھر لڑکی پہونچا دیتے ہیں۔ بلکہ میرا مطالعہ تو یہ ہے۔ کہ کثرت سے اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ خود لڑکی والے لڑکے والوں کے گھر لڑکی کو لے آتے۔ پس

ایک نئی پابندی

اسلام میں داخل کرنی کہ لڑکے والے ہی ضرور لڑکی کو لینے جائیں ٹھیک نہیں۔ اور اس سے مشکلات پیدا ہونگی۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ لڑکی کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے عام طور پر لڑکے والے اسے لینے جائیں۔ لیکن اگر لڑکی والے خود پہونچا دیں۔ تو بھی کوئی ہرج نہیں۔

دوسری بات

جہیز

دینا ہے۔ جس چیز کو شریعت نے مقرر کیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ مرد عورت کو کچھ دے۔ عورت اپنے ساتھ کچھ لائے یہ ضروری نہیں۔ اور اگر کوئی اس کے لئے مجبور کرتا ہے۔ تو وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ ہاں اگر اس کے والدین اپنی خوشی سے کچھ دیتے ہیں۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ ضروری نہیں۔ ہاں لڑکے والے نہ دینگے۔ تو یہ ناجائز ہوگا۔ شریعت نے ہر مرد کے لئے عورت کا مہر مقرر کرنا ضروری رکھا ہے۔

میر صاحب کے مضمون میں بعض باتیں اور بھی ہیں۔ جو میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ مثلاً یہ کہ اگر رشتہ دار شامل ہونگے۔ تو انہیں کپڑوں کا لحاظ رکھنا پڑیگا۔ اور وہ

نئے کپڑے

بنوائینگے۔ حالانکہ شمولیت کا لازمی نتیجہ کپڑے بنانا نہیں۔ ہم یہاں موجود ہیں۔ لیکن ہم نے کوئی نئے کپڑے نہیں بنائے۔ جو موجود تھے۔ وہی پہنے ہوئے ہیں۔ تو شمولیت کو اگر اس وجہ سے ترک کرنے کی کوشش کی جائے۔ کہ نئے کپڑے بنوانے پڑتے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جماعت میں شمولیت کو ہی معیوب سمجھا جانے لگیگا۔ اور آہستہ آہستہ جماعت میں یہ احساس پیدا ہونے لگیگا۔ کہ لوگ ایسے موقعوں پر ایک دوسرے سے تعاون نہ کریں۔ عورتیں اور مرد سب اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں۔ اس لئے یہ بھی درست نہیں۔ طاقت اور استطاعت نہ ہونے کے باوجود محض ایسی تقریب میں شمولیت کی غرض سے نئے کپڑے بنوانے کے خیال کو مٹانے کی ضرورت ہے۔ نہ شمولیت کو ہی۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ جہیز اور بری کی رسوم بہت بُری ہیں۔ اس لئے جتنی جلدی ممکن ہو۔ ان کی اصلاح کی کوشش

کرنی چاہیئے۔ اور میں اس امر میں میر صاحب کی

کلی تائید

کرتا ہوں۔ ایسی وبا اور مصیبت جو گھروں کو تباہ کر دیتی ہے اس قابل ہے۔ کہ اسے فی الفور مٹا دیا جائے۔ اور میں نے دیکھا ہے بھے اچھے گھرانے اس رسم میں بہت بُری طرح مبتلاء ہیں۔ اور مجھے اس کے اظہار میں بھی کوئی شرم نہیں محسوس ہوتی۔ کہ ہمارے اپنے گھر کی مستورات کو بھی اس کا خیال رہتا ہے۔ اور میں نے ان کے منہ سے ایسے کلمات سنے ہیں۔ کہ کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔ عام طور پر اپنی مالی حالت کو دیکھا نہیں جاتا۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ نہ صرف جہیز بلکہ بَری بھی بُری چیز ہے۔ اپنی استطاعت کے مطابق جہیز دینا تو پھر بھی ثابت ہے۔ لیکن بَری کا اس رنگ میں جیسے کہ اب مروج ہے مجھے اب تک کوئی حوالہ نہیں ملا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ جہیز بھی اگر کوئی دے سکے، تو نہ دے۔ ایسے موقعوں پر ہمارے لئے سنت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا

طرزِ عمل

ہے۔ قرآن کریم سب سے مقدم ہے۔ اور جن مسائل کے متعلق وہ خاموش ہے۔ ان کے لئے حدیث کو دیکھا جاتا ہے۔ لیکن احادیث کے راوی ہمارے سامنے موجود نہیں۔ اور ہم ذاتی طور پر ان کے اخلاق اور صداقت کے متعلق کچھ نہیں جانتے عین ممکن ہے۔ کہ ان میں سے بعض وضاع ہوں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی حدیث صحیح ہو۔ لیکن آج وہ ردّی کے کاغذ سے زیادہ حیثیت نہ رکھتی ہو۔ اور ایک حدیث جو کہ ردی میں پھینکنے کے قابل ہو۔ وہ صحیح سمجھی جاتی ہو۔ چنانچہ

مسیح موعودؑ کے متعلق

بھی کئی احادیث وضعی ثابت ہوئی ہیں۔ اور کئی ایسی ہیں جو صحیح ہونی چاہیئے تھیں۔ مگر وضعی سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی طرف سے جو مامور آیا۔ اس کی وحی تازہ بتازہ ہے۔ اور جو کچھ اس نے کہا ہے۔ وہ اس ثمر کی طرح ہے۔ جو تازہ پھل سے نچوڑا گیا ہو۔ پس اس کا عمل ہی صحیح سنت اور تعلیم اسلام ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ اور احادیث کی مثال تو ایسی ہے۔ جیسے زید اگر ہم سے کہے۔ قرآن میں یوں لکھا ہے۔ درآنحالیکہ ہم نے خود نہ دیکھا ہو۔ لیکن ہم براہ راست خدا تعالیٰ کے مرسل کے منہ سے اس کے متعلق جو کچھ سنیں۔ اسے ہم مقدم سمجھیں گے

لڑکی والوں کی طرف سے دعوت

جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ ایک تکلیف دہ چیز ہے لیکن اگر لڑکی والے بغیر دعوت کئے آنے والوں کو کچھ کھلا دیں تو یہ ہرگز بدعت نہیں۔ ہاں اگر یہ کہا جائے۔ کہ جو نہیں کھلاتا۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ تو یہ ضرور بدعت ہے۔ اور اسی طرح جو یہ کہے۔ کہ جو جہیز نہیں دیتا۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ اور جہیز ضرور دینا چاہیئے۔ تو وہ بھی بدعت پھیلانیوالوں میں سے ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے لڑکی کو کچھ دیتا ہے۔ یا آنے والے مہمانوں کو کچھ کھلاتا ہے۔ تو یہ ہرگز بدعت نہیں کہلا سکتی۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبارکہ بیگم کی شادی پر بعض چیزیں اپنے پاس سے روپے دیکر آنیوالے مہمانوں کے لئے امرتسر سے منگوائیں۔ جو شخص یہ سمجھکر کہ ایسا کرنا ضروری ہے۔ ایسا کرتا ہے۔ وہ بدعتی ہے۔ لیکن جو شخص اپنے فطری احساس اور جذبہ کے ماتحت آنیوالوں کی کچھ خاطر کرتا ہے۔ اسے بدعت نہیں کہا جا سکتا۔ میر صاحب نے اپنے مضمون میں بیان کیا ہے۔ کہ اوسط درجہ کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ کچھ پارچات۔ کتابیں۔ اور ایک ٹرنک وغیرہ لڑکی کو دیکر رخصت کر دیں۔ لیکن اگر لڑکی کو کچھ دینا بدعت ہے۔ تو پھر یہ بات بھی بدعت کو رواج دینے والی ہے۔ ایسا کیوں کیا جائے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اپنی استطاعت کے مطابق اگر کوئی کچھ دیتا ہے۔ تو اچھی بات ہے۔ لیکن جو شخص یہ معمولی چیزیں بھی دینے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اور پھر زیر بار ہو کر ایسا کرتا ہے۔ تو شریعت اسے ضرور پکڑیگی۔ کیونکہ اس نے اسراف سے کام لیا۔ حالانکہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے اسراف و تبذیر سے منع فرمایا ہے جیسے ارشاد ہے۔ کہ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا۔ اور اسراف کرنے والوں کو

شیطان کا بھائی

کہا ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنی خوشی اور طاقت کے مطابق اس سے بہت زیادہ بھی دیتا ہے۔ تو اس میں مضائقہ نہیں۔ اگر آج ایک شخص اس قدر حیثیت رکھتا ہے۔ کہ وہ لڑکی کو دس ہزار روپیہ دے سکتا ہے۔ تو بے شک دے۔ اور اگر اس کے بعد اس کی حالت انقلاب دہر کے باعث ایسی ہو جائے۔ کہ دوسری لڑکی کو کچھ بھی نہ دے سکے، تو اس میں اس پر کوئی الزام نہیں آسکتا۔ کیونکہ پہلی کو دیتے وقت اس کی نیت یہی تھی۔ کہ سب کو دے لیکن اب حالات بدل گئے۔

مختصر یہ ہے۔ کہ بدعت وہ ہے۔ جسے لوگ قطعی حکم نہ ہونے کے باوجود پابندی سے اختیار کریں۔ اور وہ اسلام سے ثابت نہ ہو۔ لیکن لوگوں کے کہنے سے اسے ضروری سمجھا جائے۔ یہ نمائش ہوتی ہے۔ اور اس کا اختیار کرنا اسراف میں داخل ہے۔ اور اسراف کرنے والے کو خدا تعالےٰ نے شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ پس اس سے بچنا چاہیئے۔ اور تباہ کن بدعات سے جس قدر جلد ممکن ہو۔ مخلصی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے:۔

انجمن شباب المسلمین کے بعض کارکنوں کی گرفتاریاں

انجمن شباب المسلمین بٹالہ جس قسم کے لوگوں کی سرکردگی اور رہنمائی میں بٹالہ کے مسلمانوں کے لئے ناسور کا کام کر رہی ہے وہ پولیس کے رجسٹروں سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کس قسم کے کیریکٹر کے آدمی ہیں۔ انجمن مذکور کے نائب سکرٹری نور محمد اور عبداللہ قلچہ والا وغیرہ لوگوں نے ایک ہجوم لے کر انجمن احمدیہ بٹالہ کے پریذیڈنٹ شیخ عبدالرشید صاحب مالک کارخانہ عبدالرشید اینڈ سنز کے مکان میں داخل ہو کر حملہ کر دیا۔ پولیس نے فوری توجہ کر کے امن کو قائم رکھا۔ پولیس نے زیر دفعہ ۵۲ و ۴۷ و ۴۲ و ۲۹ پرچہ دیکر تفتیش شروع کر دی ہے۔ اور ۱۲ اپریل تک سات ملزم گرفتار ہو چکے ہیں معلوم ہوا کہ پس پردہ کام کرنے والے لوگوں نے بیش قرار ضمانتیں دینے کا ارادہ کیا۔ اور حوالات اور جیل کو مقدس تیرتھ کہنے والے ضمانتوں پر رہا ہونے کے لئے ہر قسم کی کوششوں پر اتر آئے۔ لیکن چونکہ بعض جرم ناقابل ضمانت ہیں۔ اس لئے پولیس نے ضمانت لینے سے انکار کر دیا۔ یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ مستغیث شیخ عبدالرشید کے خلاف ۱۸۲ دفعہ کے ماتحت جھوٹی رپورٹ دینے کا مقدمہ ہونے کے لئے چار ہزار روپیہ کی رشوت بھی پیش کرنے کی سعی کی گئی۔ لیکن پولیس دیانت داری کے ساتھ مقدمہ کی تفتیش میں معروف ہے۔ اور وہ ہر قسم کے خوف اور لالچ سے الگ ہو کر اپنے فرض کو سرانجام دینا چاہتی ہے۔ پولیس نے ملزموں کے ساتھ شریفانہ برتاؤ کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ مزید گرفتاریوں کی توقع کی جاتی ہے

اس مقدمہ کو سیاسی اہمیت دینا محض شرارت ہے بٹالہ کی پبلک پر یہ حقیقت واضح ہو رہی ہے۔ کہ استغاثہ نے جو الزامات قائم کئے ہیں۔ ان کا تعلق سیاسی نوعیت کا نہیں۔ بلکہ وہ امن عامہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ پبلک نہایت شوق سے اس کے فیصلہ کا انتظار کر رہی ہے:

بٹالہ کے احمدیوں کا جلسہ

۱۰ اپریل انجمن احمدیہ کا ایک جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق پاس ہوئیں۔

۱۔ انجمن احمدیہ بٹالہ کا یہ جلسہ حکام ضلع اور گورنمنٹ صوبہ کو ان مظالم کی طرف توجہ دلا کر جو ہم پر توڑے جا رہے ہیں۔ استدعا کرتا ہے کہ شریروں کو قابل عبرت سزائیں دیکر ہماری دادرسی کی جائے۔۔۔۔۔

"یزیدی الطبع" لوگوں کا قادیان سے اخراج

منکرین خلافت غور کریں

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً اطلاع دی تھی۔ کہ اس "ارض حرم" اور "خدا کے رسول کے تختگاہ" قادیان دارالامان میں "یزیدی الطبع" گندے اور ناپاک لوگ نہیں رہ سکتے۔ بلکہ ضرور ہے۔ کہ وہ یہاں سے نکال دئے جائیں۔ چنانچہ اس بارے میں الہام الٰہی کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

اُخْرِجَ مِنْہُ الْیَزِیْدِیُّوْنَ۔ کہ جو لوگ" اپنی فطرت میں یزیدی لوگوں کی فطرت سے مشابہ ہیں" وُہ قادیان سے نکال دئے جائیں گے ؛۔

اللہ۔ اللہ۔ خدا کی باتیں کس طرح روز روشن کی طرح پوری ہوتی ہیں۔ اور کیسے کیسے نرالے اور کن کن رنگوں سے وقوع پذیر ہوتی ہیں کچھ عرصہ ہوا۔ چند "یزیدی الطبع" لوگوں نے اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا اور اس طرح اپنا "یزیدی" ہونا ثابت کیا۔ تب خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق انہیں یہاں سے نکال باہر پھینکا۔ اور باوجود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کے سمجھانے بلکہ اصرار کرنے کے کہ ضرور وُہ یہاں قیام پذیر رہیں۔ اور قادیان کی رہائش ترک نہ کریں مگر خدائی نوشتوں کا پورا ہونا ضروری تھا۔ ان کے پاؤں یہاں جم نہ سکے۔ اور وُہ یہاں سے نکل جانے پر مجبور ہو گئے۔ اور اس طرح الہام اُخْرِجَ مِنْہُ الْیَزِیْدِیُوْنَ کے مصداق اول قرار پائے ؛۔

اس سے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ کہ حضور کو قبل از وقت جو خبر دی گئی۔ وُہ اپنے وقت پر پُوری ہوئی۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت حقہ اور حضور کے عقائد و اعمال کا پسندیدۂ خدا ہونا بھی ثابت ہے۔ کیونکہ جب حضور پُر نور کے مقابل و مخالف "یزیدی" ٹھیرے۔ تو ضرور ہے۔ کہ حضُور "امام برحق" ہوں۔ پس مبارک ہیں وُہ جنہوں نے "امام برحق" کا ساتھ دیا۔ اور ویل ہے۔ ان لوگوں کے لئے۔ جنہوں نے اہل بیت کا مقابلہ کیا اور قادیان سے "خارج" ہو گئے۔ مگر اسی پر بس نہیں ہو گئی۔ بلکہ طالبانِ رشد و ہدایت کے لئے اللہ تعالےٰ مختلف رنگوں اور مختلف راہوں سے اس الہام کی صداقت ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اس طرح حضرت "امام برحق" کی طرف سعید روحوں کو توجہ دلاتا رہتا ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اس الہام کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔ انی معک و مع اھلک کہ میں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ حال میں چند گندے ناپاک اور انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار لوگ حضرت "امام برحق" اور "اہل بیت" کے خلاف حیا سوز بکواس کرنے اور اپنے خبث باطنی اور پلیدی کا مظاہرہ کرنے میں جب حد سے بڑھ گئے۔ تو اس غیور خدا نے کہ جو ہمیشہ اپنے نیک بندوں کی پشت پناہ رہا ہے۔ اپنے وعدہ اُخرج منہ الیزیدیون۔ کے ماتحت انہیں نہایت ذلت و خواری اور بسیار رسوائی کے ساتھ یہاں سے نکال دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

سو اَے اہلِ بصیرت! اور اسے ارباب عقل و فہم!! بغور دیکھو۔ پھر غور کرو اور سوچو۔ کہ کیوں یہاں کوئی پلید اور یزیدی الطبع انسان قرار نہیں پکڑ سکتا۔ کیا اس کی یہی اور صرف یہی وجہ نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنے "رسول کے تختگاہ" کو ہر گند اور پلید عنصر سے پاک رکھنا چاہتا ہے ؛۔

ہمارے وہ دوست جو اس بات کو تعجب اور حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہ جو بھی پلید اور گندہ مادہ یہاں سے خارج کیا جاتا ہے وہ ظاہراً یا باطناً پیغام بلڈنگ ہی میں جا کر پناہ گزین ہوتا۔ یا اس کے پستانوں سے دودھ حاصل کر کے پرورش پاتا ہے۔ اور اہل پیغام اس کو مادرِ مہربان کی طرح آغوش شفقت میں لے لیتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کند ہم جنس باہم جنس پرواز اور الکفر ملۃ واحدۃ ایک مشہور حقیقت ہے۔ اور وہ احباب۔ جو بعض درمیانی فتن و تاریکیوں کو۔ دیکھ کر متی نصر اللہ کہہ اٹھتے ہیں۔ پریشان و خوفزدہ نہ ہوں۔ بلکہ الا ان نصر اللہ قریب پر نظر رکھیں کیونکہ ان درمیانی اور عارضی حادثات کا آنا بھی ضروری ہے تا آزمائش و ابتلاء کا پہلو نمایاں ہو۔ اور کھرے کھوٹے میں تمیز ہو۔ ماکان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتےٰ یمیز الخبیث من الطیب۔ مومنوں کے ایمان اور منافقوں کے نفاق کے لئے غذا و خوراک کا سامان ہوتا ہے۔ اور اس طرح وُہ نشو و نما پا کر سب کی نظروں کے سامنے آ جائیں۔ تا تفریق بین المومنین والمنافقین ہوتی رہے ؛۔

اللہ تعالےٰ کی یہ سنتِ مستمرہ ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ کہ ہر نبی کی جماعت کو طرح طرح کی ایذاؤں اور دکھوں میں سے گذرنا پڑتا ہے مستھم البأساء والضراء وزلزلوا حتےٰ یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متیٰ نصر اللہ۔ لیکن الا ان نصر اللہ قریب کی ندا ان کے اطمینان کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور ضروری ہے کہ اذ زاغت الابصار و بلغت القلوب الحناجر و تظنون باللہ الظنونا ھنالک ابتلی المؤمنون و زلزلوا زلزالاً شدیداً کی گھڑیاں ان پر آئیں تا واذ یقول المنافقون والذین فی قلوبھم مرض ما وعدنا اللہ و رسولہ الا غرورا کہنے والوں کا پتہ چل سکے ؛۔

پس گو خدا کے اس عام قانون کے لحاظ سے بھی احمدی جماعت پر ایسے اوقات کا آنا ضروری تھا۔ کہ یہ بھی خدا کے ایک برگزیدہ نبی کی قائم کردہ جماعت ہے۔ لیکن علی الخصوص اس "یوسف موعود" اور "مسیحی نفس" رکھنے والے "ابن مریم" کے عہد میں فتن اور بعض رنگ کے ظلمات کا ظاہر ہونا تو روز اول سے مقدر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالےٰ نے "امام برحق" کا نام "محمودؑ" مسجد کی دیوار پر "سرخی" سے لکھا ہوا دکھا کر جہاں آپ میں استقلال و عزم کے بکمال پائے جانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ سُرخ رنگ ان رنگوں میں سے ایک ہے جو مستقل اور بالذات رنگ ہیں۔ چنانچہ حضور کے متعلق ایک اور الہام میں صریح طور پر خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ "وہ اولوالعزم ہوگا"۔ وہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ اس "یوسف ثانی" کے عہد میں بعض اندھیرے اور تاریکیاں بھی چھا جائینگی۔ کیونکہ "سرخی" میں یہ اشارہ بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔ ؎

کرونگا دور اس ماہ سے اندھیرا۔ دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا۔

پھر فرمایا:۔ ؎

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا۔ دے اسکو عمر و دولت۔ کر دُور ہر اندھیرا

پس ضرور ہے۔ کہ "اندھیرا" چھائے۔ مگر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کی برکت سے اور اپنے وعدہ کے مطابق اس "ماہ" اور "امام برحق" سے اس "اندھیرے" کو دُور کر کے اس کے منور اور روشن چہرہ کو دنیا کے سامنے ہمیشہ ظاہر کرتا رہیگا۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی وانجز وعدہٗ۔ مبارک ہیں وہ جو آخر تک صبر کرتے اور انجام کا انتظار کرتے ہیں۔ اور والعاقبۃ للمتقین پر نظر رکھتے ہیں۔ اور خوش قسمت ہیں۔ وہ جو اس قانون الٰہی کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ وعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئاً۔

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق شرار النّاس کی فتنہ انگیزیاں

فتنہ پردازوں کے خلاف جماعت احمدیہ میں غم و غصہ

جماعت احمدیہ فیروزپور

۸ اپریل ۳۵ء جماعت احمدیہ فیروزپور کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ یہ جلسہ اخبار "مباہلہ" قادیان کے ان گندے، ناپاک اور بے بنیاد حملوں اور مفتریانہ اتہامات پر جو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضور کے خاندان پر لگائے گئے ہیں۔ دلی نفرت و حقارت اور رنج و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اس سے ہمارے قلوب بہت بری طرح مجروح ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو دنیا کی ہر ایک چیز سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔

۲۔ یہ جلسہ قادیان کی پولیس کی سہل انگاری پر دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

۳۔ یہ جلسہ گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ قانون کی مشینری کو حرکت دے۔ اور اس فرض کو ادا کرے۔ جو امن پسند پبلک کے حقوق کی حفاظت کے متعلق اس پر عائد ہوتا ہے۔

۴۔ ان ریزولیوشنز کی نقول ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب، انسپکٹر جنرل پولیس۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور موقر انگلش اور اردو اخبارات کو بھیجی جائیں۔

(مرزا ناصر علی۔ بی اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل امیر جماعت احمدیہ فیروزپور و متعلقات)

جماعت احمدیہ پٹیالہ

۸ اپریل انجمن احمدیہ ضلع پٹیالہ کا ایک خاص جلسہ بصدارت شیخ قطب الدین صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس پٹیالہ مسجد شیخ مستان علی صاحب میں منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ اخبار مباہلہ نے جو مضامین شرارت انگیز اور مفسدانہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ اور آپ کے اہل بیت کے متعلق شایع کئے ہیں۔ وہ نہ صرف مفتریانہ اتہامات پر مبنی ہیں۔ بلکہ اپنے مفسدانہ طرز تحریر کے لحاظ سے حد درجہ صبر آزما اور اشتعال انگیز اور امن شکن ہیں۔ اگرچہ جماعت احمدیہ اپنے امام ایدہ اللہ کی ہدایات کے ماتحت ہر طرح صبر و سکون کی عادی ہے۔ لیکن یہ طریقہ ناقابل برداشت ہے۔

۲۔ یہ جلسہ اخبار مباہلہ میں دخل رکھنے والے اشخاص اور ان کے معاونین کی اس ناواجب اور کمینہ حرکت کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا اور قابل ملامت خیال کرتا ہے۔

۳۔ مقامی پولیس کی سہل انگاری اور خاموشی بھی قابل اصلاح اور افسوسناک ہے۔

۴۔ ان قراردادوں کی ایک کاپی گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور، سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور نیز الفضل۔ انقلاب سیاست کو روانہ کی جائے۔

(خاکسار محمد حسین سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع پٹیالہ)

جماعت احمدیہ گجرات

جماعت احمدیہ گجرات کے ایک خاص جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ جماعت احمدیہ گجرات کا یہ جلسہ مستریوں کی شرارتوں خصوصاً تازہ پرچہ مباہلہ کی خباثت کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔

۲۔ اخبار زمیندار آئے دن ہمارے مقدس امام کی توہین کرتا رہتا ہے۔ اس کے رویہ کی یہ جلسہ پُرزور مذمت کرتا ہے۔

۳۔ ان واقعات سے جماعت احمدیہ میں سخت اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ اور غیظ و غضب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ ایسی شرارتوں کا فوراً انسداد کرے۔ ورنہ جماعت احمدیہ ان تمام نتائج کے لئے گورنمنٹ کو ذمہ وار قرار دیگی۔ جو ایسی شرارتوں سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔

۴۔ قادیان کی پولیس نے جہاں تک حالات سے ظاہر ہے ان شرارتوں کی روک تھام کے لئے کوئی عملی کارروائی نہیں کی یہ جلسہ پولیس کی اس غفلت پر اظہار ناپسندیدگی کرتا ہے۔

۵۔ ان قراردادوں کی نقول بذریعہ تار گورنر پنجاب لاہور، سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ دی مسلم آؤٹ لک لاہور اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

(امیر کنٹالی (ملک) جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات)

جماعت احمدیہ جہلم

۹ اپریل جماعت احمدیہ جہلم کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

ا۔ کارکنان و معاونین و متعلقین اخبار مباہلہ کی شرارتوں بالخصوص خباثت مندرجہ تازہ پرچہ مباہلہ کے خلاف جس میں اشتعال انگیز اور دل آزار مضامین ہمارے مقدس امام اور حضور کے اہل بیت کے خلاف تحریر کئے گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ جہلم انتہائی نفرت کا اظہار کرتی ہے۔

(۲) چونکہ اخبار زمیندار ہمارے مقدس امام کی سخت توہین کرتا رہتا ہے لہذا جماعت احمدیہ جہلم اس کے اس رویہ کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کرتی ہے۔

(۳) جماعت احمدیہ کے تمام افراد کے سینوں میں اخبار مباہلہ کی اس خباثت اور اخبار زمیندار کی شرارت کی وجہ سے سخت غیظ و غضب کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔

(۴) جہاں تک ظاہری حالات کا تعلق ہے قادیان کی مقامی پولیس نے اس شرارت کو روکنے کے لئے اب تک کوئی عملی کارروائی نہیں کی۔

(۵) جماعت احمدیہ جہلم گورنمنٹ کو پرزور الفاظ میں توجہ دلاتی ہے کہ فوراً اس شرارت کا انسداد کرے۔ ورنہ جماعت احمدیہ ان تمام نتائج کی ذمہ دار گورنمنٹ کو قرار دیگی۔ جو ایسی شرارتوں کی وجہ سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔

(۶) ان ریزولیوشنز کی نقول بذریعہ تار گورنر پنجاب سول اینڈ ملٹری گزٹ مسلم آؤٹ لک لاہور اور اخبار الفضل قادیان کو بھیجی جائیں۔ (عبدالکریم مولوی فاضل از جہلم)

جماعت احمدیہ انبالہ

انجمن احمدیہ انبالہ شہر کے ایک غیر معمولی جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پیش ہو کر باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) انجمن احمدیہ انبالہ شہر کا یہ جلسہ اخبار مباہلہ کے ان شر انگیز اور ناپاک اتہامات پر جو اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کے اہل بیت پر لگائے ہیں۔ اپنے دلی رنج اور غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ ان فتنہ پردازوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۲) انجمن احمدیہ انبالہ شہر کا یہ جلسہ قادیان کی مقامی پولیس کی اس سہل انگاری اور غفلت کی سخت مذمت کرتا ہے۔ اور اس کے اس رویہ کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

(خاکسار عبدالغنی احمدی انبالہ شہر)

جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک

جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک اور بھوکے مستریاں اور جماعت احمدیہ ننگل، چھپیاں اور بہلولپور ضلع گورداسپور

کا ایک اجلاس آج بعد نماز جمعہ منعقد ہوا جس میں فریل کے ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) ہم لوگ حکومت پر یہ بات اچھی طرح واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ہماری وہ عزیز ترین ہستی (حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ) جس کی خاطر ہمارا ایک ایک فرد اپنی جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار ہی نہیں۔ بلکہ اپنی سعادت ازلی اور باعثِ نجات سمجھتا ہے اس پر چند ایک کمینہ اور رذیل شورش پسند مستری لگاتار نیش زنی اور گندے حملے کرتے جائیں۔ اور حکومت توجہ نہ دے۔

حکومت کو یہ بات اچھی طرح سُن لینی چاہیئے۔ کہ ہمارے جسموں میں بھی دل ہیں۔ اور ان میں بھی خون ہے۔ جس حکومت کے ماتحت ہماری اُس مقدس ہستی کی عزت محفوظ نہیں جس نے کہ ہمیں قانون کا احترام سکھایا ہے۔ اگر باوجود ہماری صدائے احتجاج کے اس نے فوری کارروائی نہ کی۔ تو اس کی ذمہ داری اول خود کمینہ شورش پسندوں پر ہوگی۔ اور بعد ازاں اس حکومت پر ہوگی۔ جو جانتے ہوئے غفلت کو کام میں لا رہی ہے۔

(۲) قادیان کی مقامی پولیس کا رویہ اس بارے میں جہاں تک حالات سے ظاہر ہے۔ نہایت ہی قابلِ افسوس ہے۔

(خاکسار۔ سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ بابا نانک)

جماعت احمدیہ دہلی

جماعت احمدیہ دہلی۔ مستریوں کے نہایت ناپاک اور خبیثانہ پروپاگنڈا کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور احکم الحاکمین کے حضور یہ عاجزانہ درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ جلد حق و باطل میں فیصلہ کر کے اس خناس گروہ کو روسیاہ اور خوار کرے۔ تا دنیا دیکھ لے۔ کہ خدا کے پاک بندوں پر جھوٹے اتہامات لگانے والوں کا کیسا عبرت ناک انجام ہوتا ہے اور کس طرح خدا تعالےٰ کی طرف سے ہزاروں لعنتیں اُن پر وارد ہو کر ان کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ کر پھینکتی ہیں۔

یہ جماعت گورنمنٹ کو بھی اس طرف توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ اس بارے میں جلد از جلد ضروری کارروائی کرے۔ اور آئندہ کے لئے ایسی شرارتوں کو جن سے پبلک امن برباد ہونے کا یقینی احتمال ہے۔ روکنے کا انتظام کرے۔ ورنہ اِس کے نتیجہ کی ذمہ وار خود گورنمنٹ ہوگی۔

جماعت احمدیہ دہلی۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی کو اس امر کا پورا یقین دلاتی ہے۔ کہ یہ جماعت حضور کے ہر حکم کی بجا آوری اپنے لئے سعادت دارین یقین کرتی ہے۔ نیز یہ جماعت مستریوں اور انکے ڈھب کے دوسرے منافق لوگوں سے ہرگز کوئی ہمدردی اور تعلق نہیں رکھتی۔ اِس لئے حضرت اقدس کی خدمت میں مستدعی ہے۔ کہ بہت جلد ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کر کے ایسے خبیث اور منافق لوگوں کے ناموں سے جماعت کو آگاہ کر دیں۔ تا جماعت ان فتنہ پردازوں کی شرارتوں کا انسداد کر سکے۔ (خاکسار عبد الحمید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی)

جماعت احمدیہ لکھنؤ

(بذریعہ تار)

حسب ذیل مضمون کا تار گورنر پنجاب اور انسپکٹر جنرل پولیس لاہور کو ارسال کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ لکھنؤ کا یہ جلسہ اخبار مباہلہ قادیان اور زمیندار لاہور کے اس گندے اور مفتریانہ پروپاگنڈا کے خلاف جو وہ امام جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور درخواست کرتا ہے۔ کہ اس پر سخت کارروائی کی جائے۔ قادیان کی پولیس کا انتظام غیر اطمینان بخش ثابت ہوا ہے۔ اسے بھی فوری کارروائی کی ہدایت کی جائے۔ (ظہیر الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ)

جماعت احمدیہ لدھیانہ

۱۱ اپریل ۱۹۳۰ء انجمن احمدیہ لدھیانہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے۔

(۱) کچھ عرصہ سے چند شریر اور ذلیل طبقہ کے اشخاص نے جو مستریان قادیان کے نام سے موسوم ہیں۔ بذریعہ اخبار مباہلہ ہمارے مقدس امام اور خدا تعالےٰ کے مقرب انسان کی ذات والا صفات اور آپ کے اہل بیت کے خلاف مفتریانہ الزامات لگانے کا جو سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ ہم اس پر دلی نفرت اور رنج والم کا اظہار کرتے ہیں۔

(۲) ہم گورنمنٹ پنجاب اور ضلع گورداسپور کے ذمہ دار افسران کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اخبار مباہلہ کی تحریرات اور اس کے مؤید و پشت پناہ زمیندار کی تحریرات سخت اشتعال انگیز۔ دلآزار اور رنجدہ ہیں۔ جن کو کوئی احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر جماعت احمدیہ پابند قانون نہ ہوتی۔ اور اس کو حضرت امام جماعت کی تعلیم و تلقین صبر و برداشت سے کام لینے کی نہ ہوتی۔ تو یقیناً خطرناک نتائج پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ کیونکہ ہم ہر ایک تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ کارکنان مباہلہ جیسے ذلیل طبقہ کے لوگ ہمارے امام کی عزت و آبرو پر ایسے ناپاک حملے کریں۔ اگر گورنمنٹ نے اس شرارت کا فوری انسداد نہ کیا۔ تو ہمیں اپنے امام کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے ہر ایک قربانی کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔

(۳) ہم گورنمنٹ کو یہ بھی یاد دلانا چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند اور گورنمنٹ کی مسلمہ وفادار جماعت ہے۔ اگر گورنمنٹ کا قانون ایسی وفادار جماعت کے امام کی عزت و آبرو کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ تو یہ گورنمنٹ کی کمزوری کی دلیل سمجھی جائے گی۔ جو گورنمنٹ کے وقار کو مزید نقصان پہنچانے کا باعث ہوگی۔ اور جس سے اشرار کے حوصلے اور جرأتیں اور بھی بڑھ جائیں گی۔

(۴) ہم سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور کو بالخصوص توجہ دلاتے ہیں۔ کہ موجودہ پولیس متعینہ قادیان کا رویہ جماعت احمدیہ کے ساتھ پسندیدہ نہیں۔ اور وہ کارکنان مباہلہ کے اس اشتعال انگیز رویہ کی روک تھام میں قاصر رہی ہے۔ اور اس نے اپنے فرض کو نہیں پہچانا۔ (محمد شفیع سکرٹری انجمن احمدیہ لدھیانہ)

جماعت احمدیہ لاہور

احمدیہ جماعت لاہور کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب چودھری بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور ۷ اپریل ۱۹۳۰ء مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ ان ناپاک بہتانوں اور افتراؤں کو جو مستری اور ان کے حامی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر بزرگان سلسلہ پر لگا رہے ہیں۔ نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور منافقین کے گروہ سے جو مستریوں کی حمایت کر رہا ہے بیزاری کا اعلان کرتا ہے۔ نیز اخبار زمیندار کے شر انگیز رویہ پر اظہار ملامت اور نفرین کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ گورنمنٹ پنجاب اور متعلقہ افسران کی مجرمانہ غفلت کو جہاں مفسدہ پرداز مستریوں کی ہمت افزائی کا باعث قرار دیتا ہے۔ وہاں اس سے یہ سمجھنے پر مجبور ہے۔ کہ گورنمنٹ بدمعاشوں کی فتنہ پردازی سے متاثر ہو کر ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ نظر بریں یہ جلسہ گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے مقدس آقا کی توہین کبھی برداشت نہیں کریگی۔ اور اگر موجودہ قانونی مشینری حرکت میں نہ لائی گئی۔ تو اس ناقص اور بیہودہ قانون کی روح کو کچل دیگی۔ اور پھر نتائج کی ذمہ داری سے بھی جماعت احمدیہ قطعاً بری ہوگی۔

(۳) ان قراردادوں کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور گورنر پنجاب اور افسران متعلقہ اور اخبارات کو بھیجی جائیں۔ (فضل کریم بی۔ اے ایل ایل بی لاہور)

کمزوری اور ناتوانی کا فوراً علاج کرو

مفرح یاقوتی

یاقوت رمشک مرجان مروارید جدوار عنبر زعفران وغیرہ قیمتی ادویات اور جواہرات سے مرکب

قیمت فی ڈبیہ ۵ تولہ

ہر کمزور اور ناتوان مرد و عورت اور بچہ کیلئے اکسیر زندگی ہی مفرح یاقوتی دنیا میں ایک ہی مقوی اعضاء رئیسہ اور حرارت غریزی پیدا کرنیوالی اکسیر اور لاثانی دوا ہی کمزوری کی ہر قسم کی امراض کو رفع کرنیوالی اور جسم میں نئے امراض کی پیدائش کو روکنے والی اور صحت کو قائم رکھنے والی نایاب چیز ہے۔ جملہ دماغی و جسمانی و اعصابی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے شافی طور پر کام دیتی ہے۔ تمام دماغی کام کرنے والوں کے لئے ایک عدیم المثال نعم البدل بے نظیر تحفہ ہی حمل کے ایام میں حفاظت حمل اور وضع حمل کے بعد زچہ اور بچہ کی حفاظت و تندرستی کے لئے ضامن صحت ہے۔

المشتہر :- مرہم عیسیٰ موجد مفرح یاقوتی بیرون دہلی دروازہ لاہور

ضرورت

استانی کی

ہمیں احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ جو کہ مڈل سٹینڈرڈ تک ہے۔ کے لئے ایک ایس۔ وی استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ قابلیت اور اہلیت کے مطابق ہوگی۔ درخواست کنندگان کو اپنی درخواستیں ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر معہ اپنے سرٹیفکٹوں کے بھیج دینی چاہئیں۔

سیدہ فضیلت سکرٹری
احمدیہ گرلز سکول شہر سیالکوٹ

انگریزی گرامر سے گھبرانے والو

دیکھئے انگریزی کے پروفیسر مسٹر بی۔ ایم۔ ایل سکھو ہندو سبھا کالج کیا فرماتے ہیں۔ گرامر کا مضمون سکولوں میں عام طور پر اچھی طرح نہیں پڑھایا جاتا لیکن اگر اس طریقہ سے پڑھایا جائے۔ جو جدید انگلش ٹیچر میں اختیار کیا گیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی نہ ہو۔ سید اکرام الدین صاحب میکنیکل انجنیئر وائرلیس ٹیلیگراف جنڈولہ اس سے پہلے جتنے انگلش ٹیچر نظر سے گزرے ان کو انگلش ٹیچر کہنا ہی غلطی ہے۔ جدید انگلش ٹیچر ہی صحیح معنوں میں انگلش ٹیچر کہلانے کا مستحق ہے مصنف نے یہ کتاب لکھ کر انگریزی سیکھنے والوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ اگر ایک لائق استاد کا کام نہ دے۔ تو ایک ہفتہ کے اندر قیمت واپس منگوالیں۔

ملنے کا پتہ :- قمر برادرز (الف) شملہ

ہماری گھڑیاں ہر جہاں معتبر گھڑیاں (ہر لحاظ سے عمدہ ہیں)

بیوگھڑیاں بچتہ جوئل ہوتے شیشے

ہر ایک گھڑی بے حد مضبوط تجربہ شدہ ہے

عنقریب ہم بتائینگے۔ کہ قادیان اور دوسرے مقامات میں کن کن بزرگوں اور دوستوں کی خدمت ہماری (مندرجہ ذیل) گھڑیاں انجام دے رہی ہیں ہر چند ہمیں اطمینان ہے۔ تاہم احباب اپنی گھڑیوں کی کامل محافظت کریں۔ اور ضرورت کے وقت بذریعہ جوابی کارڈ ہم سے مشورہ لے لیا کریں۔

نمبر	یہ گھڑیاں بلحاظ قیمت مقابلتاً قریباً نصف	نکل کیس	چاندی کیس	اعلیٰ رولڈ گولڈ
۱	دستی (کلائی) اسٹیٹ ویسٹ اینڈ کو کے موافق	لعہ	..	للعہ
۲	" " چھوٹا " سلیدار کے موافق	عہ و للعہ	عے	عہ
۳	" زیادہ چھوٹا " کیپ سیک "	" "	"	"
۴	جیبی ۱۶ سائز " میچلش A-I "	" "	"	..

۵ اوپر کی ہر ایک گھڑی کی ہم شکل مگر جینوا جال قیمت جیبی سے کلائی کی ۸ر ریڈیم کا عہ ر زیادہ۔

۶ ٹائم پیس جرمنی ریپیٹر الارم ہے ریڈیم عہ ر عجیب و ٹبل الارم لعہ

۷ ر بی سادہ للعہ ر سونے کی یا ویسٹ اینڈ کی گھڑیاں امریکن کلاک ٹائم پیس وغیرہ کا نرخ علیحدہ معلوم کریں۔

المشتہر :- حافظ سخاوت علی پروپرائیٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہ جہان پور (یو۔پی)

شربت فولاد

شربت فولاد۔ جو کہ فولاد۔ کچلا۔ سنکھیا اور دیگر بہت سی ادویہ کا ایک لذیذ اور خوشگوار شربت ہے۔

شربت فولاد۔ عورتوں کی خاص بیماریوں۔ مثلاً عام کمزوری رنگ کا زرد پڑ جانا اور ہسٹیریا کے لئے ازحد مفید ہے۔

شربت فولاد۔ مرض اٹھرا کا بہت بڑا دشمن ہے۔

شربت فولاد ایام حمل میں استعمال کرنے سے بچہ تندرست اور مضبوط پیدا ہوتا ہے

شربت فولاد کے میٹھا ہونے سے ہر ایک عورت شوق سے استعمال کرتی ہے۔

شربت فولاد کا ایک چمچہ دن میں تین مرتبہ بعد غذا استعمال کریں۔

شربت فولاد کی شیشی ۱۶ خوراکوں کی قیمت صرف تین روپے محصول ڈاک ۸ر

تیار کردہ :- فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

برص

جسم کے سفید داغ ایک دن میں جڑھ سے آرام

اگر ہماری نفیری جڑی بوٹی کے ایک دن میں تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں۔ تو کل قیمت واپس اقرار نامہ لکھالیں۔ قیمت فی بکس تین روپیہ۔

دفتر معالج برص نمبر ۵۱ دربھنگہ (بہار)

پیام صحت (جسمانی ڈاکٹر مشتمل بر دو جلد)

طب ہومیوپیتھی کی جامع و لاجواب تصنیف باتصویر بڑی تقطیع ضخامت ۷۰۰ صفحات۔ جلد اول } دربارہ تشریح جسم انسانی و افعال الاعضاء حفظان صحت۔ فلسفہ طب ہومیوپیتھی طریق تشخیص امراض۔ طریق دوا سازی و خواص الادویہ قیمت آٹھ روپے

جلد دوم } دربارہ علم العلاج علامات و اسباب مرض۔ تشریح العلامات دایہ گری و طبی لغات قیمت بارہ روپیہ۔

رعایت۔ ہر دو کے خریدار سے صرف اٹھارہ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ :- ہومیوپیتھک میڈیکل ہال چھاؤنی فیروزپور

تبت۔ یارقند۔ چینی۔ ترکستان۔ کشمیر کا ہر قسم کا مال

از قسم قالین۔ نمدہ۔ فرجانماز۔ یارقندی کمخواب۔ یارقندی رومال۔ کستوری جدوار۔ ممیرہ۔ زہر مہرہ۔ فیروزہ۔ زعفران۔ زیرہ۔ رست سلاجیت۔ کشمیری ساڑھیاں۔ کشمیری پٹی۔ ڈل لوئیاں۔ دھسے۔ کامدار پردے وغیرہ وغیرہ کے متعلق اس پتے سے خط و کتابت کریں۔

محمد یوسف بی۔ اے (علیگ) سرائے صفا کدل سرینگر کشمیر

ہندوستان کی خبریں

——— علی گڑھ۔ ۸ راپریل۔ مسلم یونیورسٹی کی مقرر کردہ سٹاف تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر ۱۰ پروفیسر موقوف کر دیئے گئے ہیں۔ ۱۵ کی تنخواہ میں تخفیف اور درجہ میں تنزل کیا گیا ہے سابق پرووائس چانسلر اب محض ایک ریڈر رہ گیا ہے۔ انٹرمیڈیٹ کالج بند کر دیا گیا ہے۔

——— دہلی۔ ۱۱ راپریل۔ یہاں یہ افواہ بہت گرم ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند دربار پٹیالہ کے خلاف عائد کردہ اعتراضات کی تحقیقات عنقریب شروع کرنے والی ہے نیز یہ کہ مہاراجہ نابھہ کو بحال کر کے پھر ان کو گدی پر بٹھا دیا جائیگا۔

——— بمبئی۔ ۱۰ راپریل۔ سول نافرمانی کی وجہ سے گرفتار ہونے والے والنٹیروں کو ہار پہنانے کے لئے بہت سا ہجوم ہو گیا جسے پولیس نے پیچھے ہٹانے کی کوشش کی۔ اور اس پر عدالت کے باہر فساد ہو گیا جس میں ۱۰۰ آدمیوں کو چوٹیں آئیں۔ اور ۲۵ آدمی بُری طرح زخمی ہوئے۔

——— کلکتہ۔ ۱۱ راپریل۔ بنگال کی قومی فوج کے ممبروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ضبط شدہ لٹریچر فروخت کر کے گورنمنٹ کے قانون کی خلاف ورزی کی جائے۔ یہ سول نافرمانی کا نیا قدم ہے

——— امرتسر۔ ۱۰ راپریل۔ مقامی بار ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ تمام ممبر صرف ہندوستانی کپڑا ہی خریدینگے اور خالص ہندوستانی پوشاک پہنکر ہی عدالت میں مقدمات کی پیروی کرینگے۔

——— امرتسر۔ ۱۱ راپریل۔ پنڈت مالوی کی ترغیب سے مقامی سوداگران کی کانفرنس نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۱ راپریل ۱۹۳۰ء لغایت ۱۰ راپریل ۱۹۳۱ء تک غیر ملکی کپڑے کا کوئی تازہ آرڈر نہ دیا جائے۔

——— بمبئی۔ ۱۲ راپریل۔ آج صبح بمبئی میں نصف گھنٹے کے اندر اندر بم پھٹنے کے دو حادثات ہوئے۔ پہلا حادثہ مسجد سٹیشن پر ایک تیسرے درجہ کے ڈبے میں ہوا۔ جس سے ایک گوالا زخمی ہوا۔ دوسرا حادثہ بائیکلا کے سٹیشن پر تیسرے درجے کے مسافر خانہ میں ہوا جس میں ایک مسلمان مجروح ہوا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

——— کلکتہ۔ ۱۲ راپریل۔ ہزاری باغ روڈ اسٹیشن پر دو عورتوں کی نعشیں ایک لوہے کے صندوق سے برآمد ہوئیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ ماں بیٹی ہیں۔ ان کی عمریں ۲۰ اور ۸ سال معلوم ہوتی ہیں۔

——— کلکتہ۔ ۱۱ راپریل۔ گذشتہ چند روز سے کلکتہ کے کالجوں کے طلباء سول نافرمانی کی مہم میں حصہ لینے کی وجہ سے کالجوں سے غیر حاضر ہو رہے تھے۔ آج شام کو ان کی سرگرمیوں نے نازک صورت اختیار کر لی۔ کالج سکوئر میں ایک عظیم الشان جلسہ تھا جس میں ممنوعہ مطبوعات پڑھ کر سنائی گئیں۔ پولیس نے دس ہزار کے ایک مجمع پر جس میں تقریباً سب طلباء شامل تھے حملہ کر دیا۔ بعض طلبا شدید مجروح ہوئے۔ اور ہسپتال پہونچائے گئے۔ بہت سے گرفتار کر لئے گئے۔

——— کلکتہ۔ ۱۲ راپریل۔ ۳۵ گرفتار شدہ طلباء میں سے صرف ۶ کے خلاف بغاوت وغیرہ کے جرائم میں مقدمہ چلایا گیا ہے باقی ماندہ طلباء کے والدین اور سرپرستوں نے پولیس میں کوشش کر کے انہیں رہا کرا لیا۔

——— لکھنؤ۔ ۱۲ راپریل۔ صوبجات متحدہ کی مسلم کانفرنس کا پہلا اجلاس ۱۹-۲۰-۲۱ راپریل کو مظفر نگر میں راجہ سلیم پور کے زیر صدارت منعقد ہوگا۔ اس کے نظام عمل کے رو سے ہر مسلمان کو اس کا رکن بننے کا حق حاصل ہے۔

——— کراچی۔ ۱۲ راپریل۔ حاجیوں کا آخری جہاز خسرو ۲۳ راپریل کو براہ راست جدہ کی طرف روانہ ہوگا۔

——— لاہور۔ ۱۲ راپریل۔ آج پھر ایک جتھہ ڈاکٹر ستیپال اور ڈاکٹر محمد عالم کی قیادت میں نمک بنانے کیلئے روانہ ہوا۔ جلوس کے ساتھ کوئی باوردی سپاہی نہ تھا۔ اس مقام پر جہاں نمک تیار کرنا تھا۔ کل کی نسبت عمدہ انتظامات تھے۔ تھوڑے عرصہ میں نمک تیار کر لیا گیا۔

——— الہ آباد۔ ۱۳ راپریل۔ الہ آباد میں نمک سازی کا کام جاری ہے۔ آج تماشائیوں کی تعداد بہت کم تھی۔

——— امرتسر۔ ۱۳ راپریل۔ آج امرتسر میں بھی قانون نمک کی خلاف ورزی کے سلسلے میں دلفریب نظارے دکھائی دیئے ڈاکٹر کچلو کی صدارت میں ایک وار کونسل (مجلس جنگ) مرتب کیگئی تھی مگر عبدالرحمٰن غازی صدر سٹی کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا۔ کہ وار کونسل کے تقرر کی کارروائی بے ضابطہ ہے۔ چنانچہ شیخ حسام الدین اور انہوں نے استعفے دیدیئے۔ لیکن غازی عبدالرحمٰن نے چودہری افضل حق کی صدارت میں ایک جداگانہ جلوس مرتب کیا۔ جو چار بجے جلیانوالہ باغ میں جا کر ختم ہوا۔ دوسرا جلوس سردار جسونت سنگھ ڈاکٹر کچلو وغیرہ رہنماؤں کی قیادت میں نکلا۔ جب دونوں جلوس جلیانوالہ باغ میں پہونچے۔ تو لوگوں کا اجتماع کثیر ہو گیا۔ جہاں نمک فروخت کیا گیا۔

——— کشمیر تک اب وادی جہلم کا راستہ سارا کا سارا کھل گیا ہے۔

——— کلکتہ۔ ۱۲ راپریل۔ مسٹر سین گپتا کو سہ پہر کے ساڑھے تین بجے گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر الزام یہ لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے کارنوالس سکوئر کے ایک جلسہ میں ضبط شدہ کتاب "دیش اور شنک" کے چند اقتباسات پڑھے۔ اس جرم میں ۶ ماہ قید کی سزا دی گئی۔

——— کیمپ ڈنڈی۔ ۱۱ راپریل۔ آٹ کے قریب قدرتی نمک ختم ہو گیا۔ اس لئے گاندھی جی نے رضاکاروں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ قرب و جوار کے دیہات میں کھجوروں کے درخت اکھاڑنا اور کاٹنا شروع کریں۔

——— امرتسر۔ ۹ راپریل۔ شہزادگان دکن شہزادہ معظم جاہ اور شہزادہ اعظم جاہ نے ایم۔ اے۔ او ہائی سکول کا معائنہ کیا جہاں انہیں سپاسنامہ پیش کیا گیا جس کا انہوں نے موزون جواب دیا۔ شہزادگان کی عکسی تصویر کھینچی گئی۔ جس کے بعد وہ معہ عملہ ریلوے سٹیشن کو روانہ ہو گئے۔

——— پشاور۔ ۹ اپریل۔ کابل سے خبر آئی ہے۔ کہ ٹرکی کے جرنیل محمد سمیع (سامی) کو آج سے دو ماہ پیشتر کورٹ مارشل نے مجرم قرار دیکر سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ اب شاہ کابل کے حکم سے اسے گولی سے اُڑا دیا گیا ہے۔

——— کلکتہ۔ ۱۳ راپریل۔ گاڑی بانوں کے ستیہ گرہ کے سلسلہ میں جو فساد ہوا تھا۔ اس میں پولیس کی گولیوں سے سات گاڑیبان مارے گئے تھے۔ کلکتہ کے کارونر کی جیوری نے متفقہ طور پر مسٹر بارٹلے ڈپٹی کمشنر پولیس کے اس حکم کو حق بجانب قرار دیا ہے۔ جو اس نے ان گاڑیبانوں پر گولیاں چلانے کے لئے دیا تھا۔

——— لاہور۔ ۱۴ راپریل۔ ہندوستان بھر میں ۳۵ گرفتاریاں کی گئیں۔ جن میں پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس اور مسٹر جے پرکاشم کے نام قابل ذکر ہیں۔ گرفتاریوں کی تفصیل یہ ہے۔ الہ آباد (۱) مدراس (۱) میرٹھ (۶) کونٹائی (۴) ہوڑہ (۱) رتناگری (۲) پورسد (۲) نواسدی (۱) ڈیرہ غازیخاں (۱) کانپور (۱) لکھنؤ (۸) جلالپور (۱) اجمیر (۲) لال گنج (۱) پٹنہ (۳)۔

——— الہ آباد۔ ۱۴ راپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو سیونی جنکشن پر آج صبح جب کہ وہ رائے پور (سی۔ پی) جا رہے تھے گرفتار کر لیا گیا۔ اور انہیں زیر دفعہ ۹ قانون نمک ۶ ماہ کی سزا دیدی گئی ہے۔

——— کلکتہ۔ ۱۴ راپریل۔ آج طلباء نے پھر ایک جلسہ عام میں ضبط شدہ مغویانہ کتاب کے اقتباسات سنائے۔ پولیس نے عوام پر حملہ کر دیا جس سے ۱۱ اشخاص شدید مجروح اور دو آدمی ہلاک ہوئے۔

——— الہ آباد۔ ۱۴ راپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے گاندھی جی کو انڈین نیشنل کانگریس کا صدر مقرر کیا ہے۔ گاندھی جی کی گرفتاری کے بعد پنڈت موتی لال نہرو صدر کے فرائض انجام دینگے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)